14095 ـ شطرنج كھيلنے كا حكم

سوال

كيا (موجودہ دور ميں معروف) شطرنج كھيلنى شرعا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب بھى شطرنج باطنى يا ظاہر طور پر كسى واجب چيز سے مشغول كر دے اور اس ميں ركاوٹ كا باعث بنے تو علماء كرام كا اس كى حرمت پر اتفاق ہے، مثلا اگر فرض نماز سے مشغول كر دے اور روك دے، يا پھر واجب شدہ نفس كى مصلحت يا اہل و عيال كى واجب مصلحت ميں ركاوٹ ڈالے، يا امر بالمعروف اور نہى عن المنكر، يا صلہ رحمى اور والدين كے ساتھ حسن سلوك ميں ركاوٹ كا باعث بنے، يا پھر امامت يا و ذمہ دارى وغيرہ واجبات ميں سے كسى فعل كو نظرى سرانجام دينا واجب ہو تو مسلمانوں كے اجماع كے مطابق يہ حرام ہے.

اور اسى طرح جب وہ كسى حرام امر پر مشتمل ہو، مثلا جھوٹ يا جھوٹى قسم، يا خيانت، يا ظلم يا ظلم پر اعانت، يا دوسرى حرام اشياء پر معاونت كا باعث ہو تو مسلمانوں كے اجماع كے مطابق يہ حرام ہے) اھـ

ماخوذ از: مجموع الفتاوى ابن تيميہ (32 / 218 ـ 240).

ليكن جب كسى واجب اور فرض چيز ميں ركاوٹ نہ كرے، اور نہ ہى كسى حرام كام پر مشتمل نہ ہو، تو علماء كرام كا اس كے حكم ميں اختلاف ہے:

چنانچہ جمہور علماء كرام (امام ابو حنيفہ، امام مالك، امام احمد، اور امام شافعى كے بعض ساتھى) اس كو حرام قرار ديتے ہيں، اور انہوں نے اس كى حرمت ميں كتاب اللہ اور صحابہ كرام كے اقوال پيش كيے ہيں.

كتاب اللہ كے دلائل:

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے ایمان والو بات یہی ہے کہ شراب، اور جوا و قماربازی، اور تھان (درگاہیں) اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ تھلگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو سکو .

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوے و قماربازی کے ذریعہ تمہارے درمیان عداوت و دشمنی اور بغض پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روک دے، تو اب بھی تم باز آ جاؤ المآئدۃ (90 ـ 91).

قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

" یہ آیت نرد اور شطرنج پر جوا لگا کر اور جوے کے بغیر کھیلنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ جب اللہ تعالی نے شراب کو حرام کیا تو اس میں پائے جانے والے معنی کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوے و قماربازی کے ذریعہ تمہارے درمیان عداوت و دشمنی اور بغض پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روک دے .

تو ہر وہ کھیل اور لہو لعب اس کی کم مقدار اس کی زیادہ کی دعوت دے، اور اسے کھیلنے والوں میں عداوت و بغض پیدا کر دے، اور اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے تو یہ شراب نوشی کی طرح ہی ہے، تو اس سے یہ واجب ٹھرا کہ وہ شراب کی طرح ہی حرام ہو " اھـ

دیکھیں: الجامع لاحکام القرآن (6 / 291).

صحابہ کرام کے اقوال:

علی بن طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو شطرنج کھیل رہے تھے تو وہ کہنے لگے:

ان مجسموں کو کیا ہے جن پر تم جھکے ہوئے ہو "

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: علی رضی اللہ تعالی عنہ سے شطرنج کے متعلق جتنے بھی اقوال بیان کیے جاتے ہیں ان میں سب سے صحیح ترین قول یہی ہے. اھ

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے شطرنج کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو ان کا قول تھا:

" یہ نرد سے بھی زیادہ برا ہے "

اور نرد یا نردشیر وہ کھیل ہے جو آج کل لڈو وغیرہ کے نام سے معروف ہے، اور احادیث میں اس کی حرمت آئی ہے.

ابو داود رحمہ اللہ نے ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے نرد کھیلی اس نے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4938) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (4129) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے نردشیر کھیلی گویا کہ اس نے خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں اپنا ہاتھ ڈبویا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2260).

امام نووی رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" یہ حدیث نردشیر گھیلنے کی حرمت میں امام شافعی اور جمہور علماء کی دلیل ہے.

" گویا کہ اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں رنگا "

کا معنی ہے: یعنی ان دونوں اشیاء کو کھانے کی حالت میں، اور یہ انہیں کھانے کی حرمت کے ساتھ اس کی حرمت کی تشبیہ ہے " اھـ

شطرنج کی حرمت میں علماء کرام کے اقوال:

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور رہی شطرنج تو یہ نرد کی طرح ہی حرام ہے " اھـ

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (14 / 155).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور شطرنج کی خرابیاں تو نرد سے بھی زیادہ ہیں، نرد کی حرمت پر دلالت کرنے جو بھی دلیل ہے وہ بالاولی شطرنج کی حرمت پر دلالت کرتی ہے... امام مالك اور ان کے ساتھیوں، اور امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور امام احمد اور ان کے اصحاب اور جمہور تابعین کا قول یہی ہے....

کسی بھی صحابی سے یہ معلوم نہیں کہ کسی ایک نے بھی اسے حلال کہا ہو اور یہ کھیلی ہو، اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں اس سے محفوظ رکھا، اور جس صحابی کی طرف بھی یہ منسوب کیا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ کھیلی مثلا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ تو یہ صحابہ کرام پر بہتان اور افترا پردازی ہے، صحابہ کرام کے حالات کا علم رکھنے والا، اور ان کے آثار کا ہر عالم اس کا انکار کریگا.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ترین خلق اور خیرالقرون کے لوگ صحابہ کرام کسی ایسی چیز کو کیسے حلال کر سکتے ہیں جو اس کھیل میں غرق ہونے والے کو شراب سے بھی زیادہ اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے، اور واقعات اس کے شاہد ہیں، اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ شارع نرد کو تو حرام کرے، اور شطرنج جو کہ اس سے بھی کئی لحاظ سے بری ہے اسے مباح اور جائز قرار دے.... " اھـ

دیکھیں: الفروسیۃ (303 - 311).

اور امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہی شطرنج تو اکثر علماء کرام اسے کھیلنا حرام کہتے ہیں، چاہے یہ رہن کےساتھ ہو یا بغیر رہن کے، اور اگر رہن کے ساتھ ہو تو یہ بلاخلاف یہ قمار بازی ہے، اور اگر رہن سے خالی ہو تو بھی اکثر علماء کے ہاں یہ قمار بازی اور حرام ہے...

امام نووی رحمہ اللہ سے شطرنج کھیلنے کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آیا یہ حرام ہے یا جائز ؟

تو نووی رحمہ اللہ نے جواب دیا:

اگر اسے کھیلتے ہوئے نماز ضائع ہو گئی یا وقت سے ادائیگی میں تاخیر ہوئی، یا اسے عوض پر کھیلا گیا تو یہ حرام ہے، وگرنہ امام شافعی کے ہاں مکروہ ہے، اور ان کے علاوہ دوسروں کے ہاں حرام ہے.... " اھـ

دیکھیں: الکبائر (89 - 90).

مزید تفصیلات دیکھنے کے لیے امام آجری کی کتاب " تحریم النرد و الشطرنج و الملاھی " تحقیق محمد سعید ادریس کا مطالعہ کریں.

واللہ تعالی اعلم.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ ہمیں اپنی رضامندی اور محبت والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں استعمال کر لے.

اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .